magazine.mohaddis.com

مولانا عبد الجبار سلفی[1]

ملّتِ اسلامیہ کے خلاف منافقین کی دسیسہ کاریاں

اگر اسلام اور مسلمانوں کے ضعف اور اضمحلال کی تشخیص کے لیے اہل علم ودانش کا نمائندہ بورڈ بیٹھے تو وہ اس نتیجے پر پہنچے گا کہ اسلام اور مسلمانوں کے ضعف واضمحلال کا سبب 'نفاق' کا کینسر ہے، جو روز بروز اسے کمزور سے کمزور تر کرتا جارہا ہے۔

دورِ نبویؐ میں منافقین کی ریشہ دوانیاں

یہ خبیث مرض ہجرتِ نبوی ﷺ کے بعد عبد اللہ بن اُبي ابن سلول کے سینے میں داخل ہوا، وہ اس سے اپنی حد تک اسلام اور مسلمانوں کے خلاف کام لیتا رہا لیکن مخلص اہل ایمان کی طاقت کے سامنے اسے پنپنے کا موقع نہ ملا اور رئیس المنافقین ابن سلول کو مجبوراً دین اسلام کا لبادہ اوڑھنا پڑا، اسے مجبوراً پنجگانہ نماز، ہفتہ وارانہ جمعہ اور سالانہ زکوٰۃ ادا کرنا پڑی اور رمضان المبارک کے روزے رکھنے پڑے لیکن وہ نہاں خانہ دل سے پیغمبر اسلام محمد رسول اللہ ﷺ اور ان کے پاک طینت مہاجرین وانصار کا بدترین مخالف رہا اور عمر بھر ان کے خلاف فضا بناتا رہا۔

جنگِ اُحد میں عین اس وقت مسلمانوں کی حمایت سے وہ دست کش ہوگیا جب کفار قریش تین ہزار کا مسلح لشکر لے کر اہل مدینہ پر حملہ آور ہوئے تھے اور اس وقت مسلمانوں کے پاس فقط ایک ہزار افراد تھے جن میں سے تین سو افراد کو یہ واپس لے آیا تھا تاکہ مسلمان اپنے آپ کو کم تعداد سمجھ کر ہمت ہار بیٹھیں اور خم ٹھونک کر مقابلہ نہ کرسکیں لیکن وہ قوتِ ایمانی سے معمور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی بے مثال ہمتِ مردانہ دکھانے کی وجہ سے اپنے ناپاک منصوبے میں ناکام رہا لیکن اس کا نفاق اسے چین سے

1 مترجم کتاب 'صحیح تاریخ الاسلام والمسلمین'، مؤلف 'آئینۂ ایام تاریخ' اور کتابچہ رُحماء بینھم وغیرہ

مجلس تحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام ملت اسلامیہ کا علمی اور اصلاحی مجلہ محدث

magazine.mohaddis.com

بیٹھنے نہ دیتا تھا اس لیے وہ کبھی ﴿لَئِنْ رَّجَعْنَاۤ اِلَى الْمَدِيْنَةِ لَيُخْرِجَنَّ الْاَعَزُّ مِنْهَا الْاَذَلَّ﴾[1] کی ٹڑیاں لگاتا اور کبھی ﴿لَا تُنْفِقُوْا عَلٰى مَنْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ حَتّٰى يَنْفَضُّوْا﴾[2] کے ناپاک مشورے دیتا اور کبھی وہ حرمِ رسول ﷺ سیدہ عائشہ صدیقہ طاہرہؓ پر بہتان کو ہوا دیتا اور اس طرح بالواسطہ عصمتِ رسول ﷺ کو داغ دار کرنے کی ناپاک سعی وجہد کرتا اور جب رسول اللہ ﷺ کے پاس اس کی شکایات پہنچتیں تو یہ جھوٹی قسمیں اُٹھا کر خود کو اور اپنے ساتھیوں کو بچالیتا اور جب کبھی اس کی زہریلی بدگوئی ثابت ہو جاتی تو یہ ﴿كُنَّا نَخُوْضُ وَ نَلْعَبُ﴾[3] کا بہانا بنالیتا۔ المختصر جب وہ مرا تو وہ اپنا ایسا جتھا تشکیل دے کر مرا جو مستقبل میں مسلمانوں کے جسدِ واحد میں کینسر کا مہلک جرثومہ ثابت ہوا لیکن نزولِ وحی کے دور میں مسلمانوں کے جسدِ واحد میں اتنی ایمانی قوت مدافعت موجود تھی کہ اس کے اثرات نمودار ہوتے ہی دَب جاتے تھے اور منافقین کو اپنی ہر طرح کی دسیسہ کاری پر ڈر لگا رہتا تھا کہ کہیں ہمارے بارے میں کوئی وحی الٰہی نازل نہ ہو جائے جو ہماری سازش کو بے نقاب کر دے اور مسلمان ہمارا ایکشن نہ لے لیں، چنانچہ قرآنِ کریم نے ان کی ان الفاظ میں منظر کشی کی ہے:

﴿يَحْذَرُ الْمُنٰفِقُوْنَ اَنْ تُنَزَّلَ عَلَيْهِمْ سُوْرَةٌ تُنَبِّئُهُمْ بِمَا فِيْ قُلُوْبِهِمْ ؕ قُلِ اسْتَهْزِءُوْا ۚ اِنَّ اللّٰهَ مُخْرِجٌ مَّا تَحْذَرُوْنَ ۝۶۴﴾[4]

”منافقین ڈرتے ہیں کہ مبادا ان پر کوئی سورت نازل ہو جائے جو ان کی پوشیدہ سازشوں کو بے نقاب کر دے۔ کہہ دیجئے تم ٹھٹھا مخول کرو، بے شک اللہ ان سازشوں کو بے نقاب کرنے والا ہے جن کے بے نقاب ہونے سے تم ڈرتے ہو۔“

ان منافقین کو دورِ نبوت میں زکوٰۃ ادا کرنی پڑتی تھی اور یہ لوگ اسے تاوان سمجھ کر ادا کرتے تھے۔ جیسا کہ قرآن مجید میں ہے:

﴿وَ مِنَ الْاَعْرَابِ مَنْ يَّتَّخِذُ مَا يُنْفِقُ مَغْرَمًا وَّ يَتَرَبَّصُ بِكُمُ الدَّوَآىِٕرَ ؕ عَلَيْهِمْ دَآىِٕرَةُ

1 سورۃ المنافقون:۸ ”اگر ہم لوٹ کر مدینہ جائیں گے تو عزت والا وہاں سے ذلت والے کو نکال دے گا۔“
2 سورۃ المنافقون:۷ ”جو لوگ رسول اللہ کے پاس ہیں ان پر کچھ خرچ نہ کرو یہاں تک کہ وہ ادھر ادھر ہو جائیں۔“
3 سورۃ التوبہ:۶۵ ”کہ ہم تو یونہی آپس میں ہنس بول رہے تھے۔“ (ترجمہ: مولانا محمد جوناگڑھی رحمۃ اللہ علیہ)
4 سورۃ التوبہ:۶۴

مجلس تحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام ملت اسلامیہ کا علمی اور اصلاحی مجلہ محدث

magazine.mohaddis.com

السَّوْءِ ۭ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿۹۸﴾[۱]

''اور (منافق) بدویوں میں ایسے بھی ہیں جو (فی سبیل اللہ) خرچ کو تاوان سمجھتے ہیں اور تمہاری شکست کے انتظار میں ہیں، انہیں پر بڑی مصیبت ہے اور اللہ سننے اور جاننے والا ہے۔''

اور اللہ تعالیٰ نے مدینہ منورہ کا بطورِ خاص ذکر کر کے آگاہ فرمایا کہ اس پاک شہر میں بھی ان منافقوں کا ناپاک وجود ہے، لٰہذا پاک طینت مؤمنوں کو ان خبثا سے ہوشیار رہنے کی بڑی ضرورت ہے۔ سورۃ توبہ میں ہے:

﴿ وَمِمَّنْ حَوْلَكُمْ مِّنَ الْاَعْرَابِ مُنٰفِقُوْنَ ڔ وَمِنْ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ ڀ مَرَدُوْا عَلَى النِّفَاقِ ۣ لَا تَعْلَمُهُمْ ۭ نَحْنُ نَعْلَمُهُمْ ۭ سَنُعَذِّبُهُمْ مَّرَّتَيْنِ ثُمَّ يُرَدُّوْنَ اِلٰى عَذَابٍ عَظِيْمٍ ﴿۱۰۱﴾[۲]

''اور تمہارے اردگرد کے بدویوں میں منافق ہیں اور مدینہ والوں میں بھی ایسے ہیں جو نفاق پر جمے ہوئے ہیں۔ آپ انہیں نہیں جانتے، ہم انہیں جانتے ہیں۔ ہم انہیں دو مرتبہ عذاب دیں گے، پھر وہ دردناک عذاب کی طرف دھکیل دیے جائیں گے۔''

یہ منافقین اپنی طبعی بزدلی کی وجہ سے سچے مسلمانوں سے ٹکر لینے کی سکت نہ رکھتے تھے، اس لیے یہ اس انتظار میں رہتے کہ کاش کوئی طاقت ان کے خلاف سر اُٹھائے تو ہم پیچھے بیٹھ کر ان کی شکست اور ذلت دیکھ کر اپنی آتش حسد کو بجھا سکیں، چنانچہ جب ان کو پتہ چلا کہ محمد (رسول اللہ ﷺ) اور ان کے ساتھی یہود بنو قینقاع اور بنو نضیر کی ریشہ دوانیوں کا قلع قمع کرنے کا ارادہ کر رہے ہیں تو اِنہوں نے اُن کو مناصرت کا جھوٹا یقین دلایا جس کا ذکر قرآن کریم میں ان الفاظ میں ہے کہ

﴿ اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ نَافَقُوْا يَقُوْلُوْنَ لِاِخْوَانِهِمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ لَىِٕنْ اُخْرِجْتُمْ لَنَخْرُجَنَّ مَعَكُمْ وَلَا نُطِيْعُ فِيْكُمْ اَحَدًا اَبَدًا ۙ وَّاِنْ قُوْتِلْتُمْ لَنَنْصُرَنَّكُمْ ۭ وَاللّٰهُ يَشْهَدُ اِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ ﴿۱۱﴾[۳]

''کیا آپ ﷺ نے ان منافقوں کو نہیں دیکھا جو اپنے کفار اہل کتاب بھائیوں سے کہتے ہیں کہ اگر تم نکالے گئے تو ہم بھی تمہارے ساتھ نکلیں گے اور تمہارے بارے میں کبھی کسی کی بات

---

۱ سورۃ التوبہ: ۹۸

۲ سورۃ التوبۃ: ۱۰۱

۳ سورۃ الحشر: ۱۱

مجلس تحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام ملت اسلامیہ کا علمی اور اصلاحی مجلہ محدث

magazine.mohaddis.com

نہ مانیں گے اور اگر تمہارے ساتھ جنگ ہوئی تو ہم تمہاری مدد کریں گے اور اللہ گواہی دیتا ہے کہ بے شک یہ جھوٹ بولنے والے ہیں۔"

اور غزوۂ تبوک کے وقت اُن کی خوشی دیدنی تھی کہ اب مسلمانوں کا ٹکراؤ روم کی سپر طاقت سے ہے جو اُنہیں ملیامیٹ کر دے گی لہٰذا یہ تماشا دیکھنے کے لیے مسلمانوں کے ساتھ چل پڑے جب مسلمانوں کے جرأت مندانہ اقدام کو رومیوں نے دیکھا تو بغیر لڑے واپس لوٹ گئے اور جب آپ ﷺ اپنی سواری پر واپس آرہے تھے تو اُنہوں آپ کو پہاڑ سے گرانے کا خوفناک منصوبہ بنایا جو اللہ نے ناکام بنایا اور سورہ توبہ میں ان کے ناپاک عزائم کو بے نقاب کرنے کے لیے نازل ہوئی اور یہ جھوٹے عذر پیش کرنے لگے جنہیں رسول اللہ ﷺ نے کمالِ حلم اور حکمت کا مظاہرہ کرتے ہوئے قبول فرمایا اور سوائے تین صادق مؤمنین کے سب کو معاف کر دیا۔

خلافتِ راشدہ میں اہل نفاق کی سرگرمیاں

لیکن یہ لوگ حسبِ سابق موقع کی تاک میں بیٹھے رہے اور جونہی حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کا سانحۂ ارتحال ہوا تو ان منافقین کا نفاق آفتاب نصف النہار کی طرح آشکار ہو گیا اور اُنہوں نے اسلام کے تیسرے رکن زکوٰۃ کی ادائیگی سے انکار کر دیا اور بڑی سرعت کے ساتھ منافقین کا نفاق، ارتداد تک پہنچ گیا جس کے لیے خلیفہ اوّل سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ایسی قوتِ ایمانی کا مظاہرہ کیا کہ ان کے جہاد فی سبیل اللہ کی برکت سے مرتدین اور مانعین زکوٰۃ کی کمر ٹوٹ گئی اور اُن کو دوبارہ اسی راستے سے اسلام میں داخل ہونا پڑا جس سے وہ فوج دَر فوج نکلے تھے۔

اگر اللہ تعالیٰ نے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو منافقین کے خلاف کھڑا نہ کیا ہوتا تو ان منافقین نے اسلام اور مسلمانوں کو جزیرۃ العرب میں دفن کر دینا تھا لیکن قربان جایئے سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی فراستِ ایمانی پر کہ اُنہوں نے منافقین کے گھناؤنے منصوبے کو دل کی ایسی آنکھوں سے دیکھ لیا جو دیگر صحابہ سر کی آنکھوں سے بھی نہ دیکھ رہے تھے۔ آپؓ نے اپنی خلافت کا سارا عرصہ جزیرۃ العرب کو منافقوں سے پاک کرنے میں گزار دیا اور اپنے جانشین (خلیفہ) کی راہ سے سب طرح کے کانٹے دار راستے صاف کر دیے اور اسلام کے قلعے کو آستین کے سانپوں سے پاک کر دیا۔

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ اپنا مختصر دورِ خلافت پوری جانفشانی سے پورا کر کے اعلیٰ علیین میں چلے

مجلس تحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام ملت اسلامیہ کا علمی اور اصلاحی مجلہ محدث

magazine.mohaddis.com

گئے اور حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ ان کی جگہ دوسرے خلیفہ راشد بنا دیے گئے۔ اس خلیفہ راشد کی ہیبت اس قدر لرزہ خیز تھی کہ ان کا نام سن کر منافقین کی جان نکلنے لگتی تھی۔ ان کے دورِ خلافت میں اسلام جزیرۃ العرب سے باہر دور دراز سرزمینوں پر سایہ فگن ہو گیا اور بائیس لاکھ مربع میل تک مملکتِ اسلام وسیع ہو گئی اور کالے سانپوں کی کمر ٹوٹ گئی۔ ان منافقوں میں خم ٹھونک کر اسلام کے سامنے کھڑا ہونے کی سکت نہ رہی لہٰذا اُنہوں نے خون آشان دسیسہ کاری کر کے عین مسجد نبوی کے محراب میں دورانِ امامت خلیفہ ثانی کو شہید کر دیا۔ آپ کو دو دھاری خنجر سے زخمی کرنے والے ملعون کا نام فیروز ابولؤلؤ تھا جو ایران کا مجوسی تھا اور اسے خنجر مہیا کرنے والا منافق ہرمزان اور عیسائی جفینہ تھا۔

ان کی شہادت کے بعد تیسرے خلیفہ راشد سیدنا عثمان بن عفان مسندِ خلافت پر جلوہ افروز ہوئے۔ یہ طبعاً نرم خو اور فیاض انسان تھے، ان کے دورِ خلافت میں چھ سال کے اندر فتوحاتِ اسلامیہ کی بدولت قبرص اور سلطنتِ روما اور براعظم افریقہ کے بہت سے ممالک اسلام کے پرچم کے سائے میں آگئے اور مسلمانوں میں خوش حالی کا دور دورہ ہو گیا۔ اسی دوران ابن سلول کا معنوی اور اعتقادی مسلم نما یہودی بیٹا ابن السوداء سرگرم ہو گیا اور اس نے یہودی فلسفے کی مسلمانوں میں تبلیغ شروع کر دی کہ جس طرح یہودیوں میں امامت فقط آلِ داؤد کا حق ہے، اس طرح اسلام میں بھی امامت فقط آلِ علی بن ابی طالب کا حق ہے۔ اس کالے سانپ نے خیر خواہی کے پردے میں مرکزِ اسلام کو کمزور کرنے کے لیے وہی سازشیں کر دیں جو عہدِ رسالت میں منافقین چھپ کر کیا کرتے تھے اور ولاۃِ اسلام کے خلاف ایسا جھوٹا پروپیگنڈا کیا کہ اس سے کئی سادہ لوح صادق الاسلام بھی متاثر ہو گئے اور وہ آپ کی سیاسی پالیسوں پر کھلم کھلا تنقید کرنے لگے۔ وہ تو اس وقت ہوش میں آئے جب منافقین نے خلیفۃ المسلمین سے عبائے خلافت اُتارنے کا مطالبہ کر دیا۔ آپؓ ان کے مطالبے کے آگے سرنڈر نہ ہوئے اور حضرت رسول اللہ ﷺ کے اس عہد کو استقلال سے نبھایا جو آپ ﷺ نے ان سے لیا تھا کہ اے عثمان! شاید اللہ تعالیٰ تجھے قمیص (خلافت) پہنائے، اگر ایسا ہو جائے اور منافقین اُسے اتارنے کا مطالبہ کریں تو قمیص مت اُتارنا اور صبر کرنا۔ چنانچہ آپ نے صبر کیا، مدینہ منورہ کو خون ریزی سے بچا کر اپنا خون قربان کر دیا، ان منافقوں نے آپ کو اس مسجد (نبوی) میں نماز ادار کرنے سے روک دیا جسے آپ نے زرِ خالص سے خرید کر وسیع کیا تھا اور اس کنویں سے چالیس روز تک پانی نہ پینے دیا۔ اور ان منافقوں نے آپ کے خون کے قطرے اسی قرآن پر گرائے جس پر آپ نے پوری اُمت کو متفق کیا تھا اور ماسوائے منافقین کے، پوری

مجلس تحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام ملت اسلامیہ کا علمی اور اصلاحی مجلہ محدث

magazine.mohaddis.com

اُمت آج تک لغت ِ قریش پر لکھے جانے والے اسی نسخے کی تلاوت کرتی ہے اور جب ان منافقین نے جن میں عبد الرحمٰن بن ملجم مرادی (قاتل خلیفہ چہارم) بھی شامل تھا، مظلوم خلیفہ کو شہید کرڈالا تو بڑے فخر سے کہا: اس خلیفہ کے قتل سے تو دو بکریاں بھی نہ ٹکرائیں۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی اکثریت مملکتِ اسلامیہ کی سرحدوں پر کفار سے برسرپیکار تھی اور باقی ماندہ حج پر گئے ہوئے تھے اور اُنہیں اندازہ نہ تھا کہ یہ دھرنا دینے والے منافق اُس نرم خو اور بے گناہ خلیفہ کو قتل کردیں گے جن سے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور فرشتے بھی حیا کرتے تھے۔

بہر حال شہادتِ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے فتنہ کا دروازہ کھل گیا اور دار الخلافہ کی چابیاں منافقین کے ہاتھوں میں آگئیں اور اُنہوں نے اپنے تحفظ کے لیے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو منصبِ خلافت سنبھالنے اور اہل مدینہ کو اُن کی بیعت کرنے پر مجبور کردیا۔ جب آپ نے اُن کے مطالبے پر خلافت کی باگ ڈور سنبھال لی تو ان منافقین نے صوبوں پر اپنی مرضی کے گورنر متعین کروانے شروع کردیے اور آپ رضی اللہ عنہ کو کفار سے جہاد کرنے کی بجائے قصاصِ عثمان کے طلب گاروں سے بھڑا کر جنگِ جمل اور جنگ ِ صفین برپا کروادی اور بالآخر ان خُبثا نے خلیفہ چہارم کو بھی شہید کردیا۔

آپ کی شہادت کے بعد جب معاملہ خلافت سیدنا حسن المجتبیٰ رضی اللہ عنہ کے ہاتھ آیا تو آپ رضی اللہ عنہ نے ان منافقین کے عزائم کو خاک میں ملانے کے لیے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ سے صلح کرلی اور اُمت میں ایک دفعہ پھر اتحاد قائم ہوگیا اور فتوحاتِ اسلامیہ کا سلسلہ دوبارہ شروع ہوگیا۔ اس دوران کالے سانپ پھر بلوں میں گھس گئے جنہیں بڑی حکمت ِ عملی سے ایک ایک کرکے نکالا گیا اور قصاصِ عثمان لیا گیا۔

اُموی خلفاکے دور میں منافقین کی چالیں

چنانچہ خلافتِ معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ میں ان کی دال نہ گلی اور بظاہر ان کا فتنہ دب گیا لیکن جب آپ رضی اللہ عنہ کی وفات ہوئی تو یہ منافقین پھر سرگرم ہوگئے اور اُنہوں نے سیدنا حسین بن علی رضی اللہ عنہ کو فتنہ میں مبتلا کردیا اور عین موقع پر بے وفائی کرکے اپنی ہی تلواروں سے اُنہیں میدانِ کربلا میں شہید کرڈالا اور پھر توابین بن کر اپنے گناہ کی تلافی کے لیے نکلے اور اپنے ہی بنائے امیر مختار ثقفی کے ہاتھوں واصل جہنم ہوئے۔

بعد از خرابی بسیار جب ملتِ اسلامیہ امیر المؤمنین عبد الملک بن مروان اُموی قریشی اور اُن کے

مجلس تحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام ملت اسلامیہ کا علمی اور اصلاحی مجلہ محدث

magazine.mohaddis.com

جانشینوں کی سلطنت تلے متحد ہوگئی اور خلافتِ اسلامیہ کی سرحدیں مشرق میں سندھ اور شمال میں چین اور یورپ میں فرانس تک وسیع ہوگئیں تو یہ منافقین حضرت زید بن علی بن حسین بن علی رضی اللہ عنہم کے پیچھے پڑ گئے اور اُنہیں سیڑھی پر چڑھا کر عین موقع پر دھوکہ دیکر گرفتار کروا کے شہید کروا دیا، بعد ازاں اُنہوں نے عباسی ہاشمیوں کو فرنٹ پر رکھ کر اُمویوں کی خالص عربی حکومت کو ختم کر دیا اور جب بنوعباس بن عبد المطلب بن ہاشم کی گرفت مضبوط ہوئی تو اُنہوں نے آلِ ابی طالب کو اُن کے خلاف کو اسی سیڑھی پر چڑھا کر حکومت کے ہاتھوں شہید کروایا جس پر اُنہوں نے سیدنا حسین بن علی اور ان کے پوتے زید بن علی (زین العابدین) رحمۃ اللہ علیہم کو چڑھا کر شہید کروایا تھا۔ چنانچہ منافقین کی ریشہ دوانیوں کے نتیجے میں سیدنا محمد بن عبد اللہ بن حسن اور سیدنا ابراہیم بن عبد اللہ بن حسن المثنیٰ میدانِ جنگ میں شہید ہوگئے۔

جب آلِ ہاشم کی عباسی سلطنت مستحکم ہوگئی تو ان منافقین نے محاذ اور نام بدل لیا اور یہ مغربِ عربی میں فاطمیوں کے نام سے لوگوں کو اپنی خلافت کے حق میں بہکانے لگے، حالانکہ اہل علم بخوبی جانتے ہیں کہ ابو الخطاب بن اَجدع جس کی طرف فرقہ خطابیہ منسوب کیا جاتا ہے، یہ نفاق کی چادر اوڑھ کر حضرت امام جعفر بن محمد الصادق ہاشمی کا شاگرد بنا اور پھر اس کی منافقانہ سرگرمیوں کی وجہ سے امام صاحب نے اسے اپنے حلقہ درس سے نکال دیا تھا لیکن اس نے بڑی ڈھٹائی کے ساتھ اپنے آپ کو اُن کا وصی قرار دیا اور پھر اس نے اپنے یہودی النسل شاگرد میمون بن قداح کی اپنے افکار پر تربیت کی اور اسے باطنی یہودیوں اور ظاہری اسماعیلیوں کے مذہبِ اباحیت کا سرغنہ بنایا۔ اس نے اسلام کے فرائض کو ساقط اور محرمات کو حلال قرار دیا اور انہیں منافقین کو بحالتِ طواف قتل کر کے بئر زم زم میں پھینکوا دیا اور حجر اسود اُکھڑوا دیا۔

اسی فرقے کے بانی میمون بن قداح کے پوتے ابو سعید نے اپنا نام عبید اللہ رکھ کر اپنے متعلق مشہور کر دیا کہ وہ اسماعیل بن جعفر الصادق کے پوشیدہ بیٹوں کی اولاد ہے اور وہ علوی ہونے کی وجہ سے خلافت کا مستحق ہے۔ بہت سے منافقین اس کے طرفدار بن گئے اور اس یہودی النسل نے فاطمی النسل ہونے کے دعوے پر مغرب میں حکومت قائم کرلی اور ان منافقین نے ۲۹۷ھ سے لے کر ۳۶۳ھ تک عباسی ہاشمی مقبوضات پر قبضہ کر لیا اور مصر وشام پر بھی قبضہ کر کے وہاں اباحیت کو رواج دیا اور اہل کتاب سے رشتے ناطے کر کے ان حکومتی مناصب پر فائز کر کے اُن کے ہاتھوں اہل سنت عوام اور

مجلس تحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام ملت اسلامیہ کا علمی اور اصلاحی مجلہ محدث

خواص کی کھالیں اُتروائیں۔ ان کی سفاکیوں کا اندازہ لگانے کے لیے امام ابو بکر نابلسی کی اندوہناک شہادت کاواقعہ ملاحظہ فرمایئے کہ اس غیور اور جسور امام کی طرف سے عبیدی حکمرانوں کو یہ اطلاع پہنچی کہ اس نے فتویٰ دیا ہے کہ اگر کسی مجاہد اسلام کے پاس دس تیر ہوں تو وہ نو تیر عبیدیوں کی طرف پھینکے اور ایک تیر رومیوں کی طرف پھینکے تواُنہوں نے آپ کو اپنے درقبار میں بلا کر آپ سے وضاحت طلب کی تو آپ نے جواب دیا کہ میرا یہ فتویٰ تو نہیں بلکہ میرا فتویٰ یہ ہے کہ اگر کسی مجاہدِ اسلام کے پاس دس تیر ہوں تو وہ نو تیر تمہاری طرف پھینکے اور دسواں تیر بھی تمہارے بدن میں ہی پیوست کر دے۔ اُنہوں نے پوچھا کیوں؟ آپ نے جواب دیا: اس لیے کہ تم نے دین اسلام کی شکل وصورت بگاڑ دی اور صالحین کرام کو قتل کروادیا اور تم نے اپنے اندر نورِ الہیہ کا دعویٰ کر دیا۔ چنانچہ مصری نائب السلطنت کے عبیدی سپہ سالار جوہر نے آپ کو تلوار کی نوک سے کچوکے لگائے اور آپ کو پٹوادیا اور پھر اپنے یہودی قصاب کو حکم دیا تو اس نے آپ کے سر سے کھال اُتارنی شروع کر دی، اس دوران آپ اللہ کا ذکر کرتے رہے اور قرآن کی یہ آیت پڑھتے رہے: ﴿ كَانَ ذٰلِكَ فِي الْكِتٰبِ مَسْطُوْرًا ۝۵۸ ﴾[1]

جب قصاب نے آپ کے سینے تک کھال اُتارلی تو پھر اسے ترس آیا اور اس نے آپ کے دل پر چھرا گھونپ دیا جس سے آپ کی شہادت واقع ہو گئی[2]۔ اندازہ کیجئے کہ جہاں کہیں ان منافقین کا زور چڑھا، وہاں اُنہوں نے اہل السنّہ کا کیا حشر کیا۔ أعاذنا الله من شرور المنافقين!

خلافتِ ہاشمیہ عباسیہ کے سقوط میں منافقین کا کردار

عام طور پر منافقین نے اپنی کرتوت پر پردہ ڈالنے کی غرض سے یہ مشہور کر رہا ہے کہ ہلاکو خاں کے حملے کے وقت حنفی اور شافعی، شیعہ اور سنّی آپس میں لڑ رہے تھے اور ایک دوسرے کے محلوں کو آگ لگا رہے تھے، حالانکہ یہ بات قطعاً خلافِ واقعہ اور کذاب مؤرخین کی افسانہ طرازی ہے، حقیقت یہ ہے کہ منافقین نے اپنے سرغنہ ابن علقمی کو پراسرار طریقے سے ہاشمی عباسی اہل بیت کے ۳۷ویں خلیفہ محمد بن طاہر مستعصم باللہ کا وزیر بنوایا اور خواجہ نصیر الکفر[3] طوسی کو ہلاکو خاں کا مقربِ خاص بنوایا اور یہ

---

۱ سورۃ الاسراء:۵۸، ''یہ سب کچھ کتاب (تقدیر) میں لکھا ہوا تھا۔''

۲ سیر اعلام النبلاء از امام ذہبی:۱۶/۱۴۸

۳ اس کا اصل نام تو نصیر الدین طوسی ہے، لیکن امام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ اپنی مشہور زمانہ تصنیف 'منہاج السنہ' میں اسے نصیر الکفر کے نام سے لکھتے ہیں، مقالہ نگار بھی اس عظیم امام کی اتباع میں اس کا نام نصیر الکفر طوسی ہی درج کرتا ہے۔

magazine.mohaddis.com

دونوں اندرونی طور پر بدترین قسم کے کٹر رافضی تھے اور ہاشمی عباسیوں کی بجائے مسلم نما عبیدی یہودیوں کی حکومت کے قیام کے خواہاں تھے۔ اُنہوں نے باہمی ساز باز سے ہلاکو خاں کو مستنصر باللہ عبد اللہ بن ظاہر کے دورِ خلافت میں بغداد پر یلغار کی دعوت دی۔ جب ہلاکو خاں حملہ آور ہوا تو اسے اہل اسلام کے لشکر سے شکست کھانی پڑی اور اس کے بہت سے سپاہی بغداد پر حملہ کرنے کے بعد ناکام ہوئے تو ہلاکو خاں نے ابن علقمی کو فتح کو حتی الوسع آسان بنانے کی دعوت دی اور ابن علقمی کو کہا کہ اگر تو ہمارے ساتھ مخلص ہے اور اپنے پروگرام میں سچا ہے اور ہماری اطاعت کا خواہاں ہے تو لشکر اسلام کی تعداد گھٹا دے، تب ہم تیری دعوت پر بغداد پر حملہ آور ہوں گے۔ جب ابن علقمی کو ہلاکو خاں کا خط ملا تو یہ خلیفۃ المسلمین مستعصم باللہ کے محل میں داخل ہوا اور اُسے منافقت سے بھرپور تجویز دی کہ تاتاری اَفواج اپنے ملک کی طرف لوٹ گئی ہیں اور اب اُن کے دوبارہ حملہ آور ہونے کا کوئی خطرہ نہیں ہے، لہٰذا ہمیں اتنے سارے فوجی چھاؤنیوں میں رکھنے کی کوئی ضرورت نہیں، اگر پندرہ ہزار سپاہی ملازمت سے فارغ کردیے جائیں تو ملکی خزانے پر بوجھ کم ہو جائے گا۔ بھولے خلیفہ کو منافق وزیر اعظم کی یہ تجویز پسند آئی اور اس نے بیک جنبش قلم پندرہ ہزار سپاہی فارغ کرنے کا حکم صادر کردیا، چنانچہ منافق ابن علقمی یہ حکم لے کر لشکر کے پاس گیا اور ان میں سے اعلیٰ قسم کے تجربہ کار جنگ بازوں کو بغداد اور اس کے ملحقات کو چھوڑنے کا حکم سنایا اور اُنہیں مختلف شہروں میں تتر بتر کردیا، تاکہ وہ ہلاکو خاں کی یورش کے وقت پھر سے اکٹھے نہ ہوسکیں۔ بعد ازاں اس منافق نے مزید بیس ہزار مزید سپاہیوں کو فوج سے برخاست کرنے کی تجویز دے دی جو بھولے خلیفہ نے منظور کرلی اور بیس ہزار سپاہیوں کو فارغ کرنے کا حکم صادر کردیا حالانکہ یہ پینتیس ہزار جانباز دو لاکھ تاتاریوں کو شکست دینے کی صلاحیت رکھتے تھے، ابن علقمی کی اس طرح کی مکارانہ تجاویز سے دار الخلافہ میں ایک لاکھ سپاہیوں میں سے صرف دس ہزار باقی رہ گئے۔

جب ابن علقمی نے منصوبہ مکمل کرلیا تو ہلاکو خان کو خط لکھا کہ فوجیں لے کر حملہ آور ہو جاؤ، میں نے حسبِ وعدہ تمہاری فتح کا منصوبہ مکمل کرلیا ہے، چنانچہ جب ہلاکو خاں اپنے ٹڈی دل لشکر کو لے کر بغداد کی طرف چلا تو اہل بغداد نے باہمی اتفاق سے دار الخلافہ کے باہر تاتاری لشکر پر یلغار کردی اور

مجلس تحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام ملت اسلامیہ کا علمی اور اصلاحی مجلہ محدث

magazine.mohaddis.com

اتنی ثابت قدمی سے لڑے کہ تاتاریوں کو دوبارہ شکست سے دوچار ہونا پڑا اور مسلمانانِ بغداد نے ان کا تعاقب کر کے بہت سے تاتاریوں کے سر اُتار لیے اور بعضوں کو قید کر لیا اور پھر وہ اطمینان و سکون سے اپنے خیموں میں آ کر سو گئے۔ اسی دوران اس منافق نے اپنے منافقین کو رات کی تاریکی میں بھیج کر دریائے دجلہ کے ہیڈ ورکس کے پھاٹک کھلوا کر اس کا پانی بند کر دیا جس کی وجہ سے دجلہ کے بند ٹوٹ گئے اور پانی چھاؤنیوں کے خیموں میں داخل ہو گیا اور دار الخلافہ کے رضاکاروں کے آلاتِ حرب اور گھوڑے پانی میں غرق ہو گئے اور ان میں سے فقط وہی بچا جو اس دلدل سے اپنے گھوڑے پر سوار ہو کر چھاؤنی سے باہر نکل آیا۔

اب کی بار ابن علقمی نے ہلاکو خاں کو اپنے گھناؤنے منصوبے کی کامیابی سے آگاہ کیا اور پلٹ کر دوبارہ حملہ آور ہونے کی دعوت دی۔ چنانچہ ہلاکو خاں اور اس کا لشکر بغیر کسی مزاحمت کے بغداد میں داخل ہو گیا اور اُنہوں نے اس قدر قتل وغارت کی کہ نہ کوئی بڑا بچا، نہ کوئی چھوٹا، جو بھی نہتا سامنے آیا، اس کی گردن تن سے جدا کر کے اُس کی لاش ٹکڑے ٹکڑے کر دی۔ پھر ہلاکو خاں نے خلیفہ بغداد کو اس کے بیٹے سمیت اپنے سامنے بلوایا اور ان کو اپنے سامنے لٹا کر اپنے فوجیوں سے اُن کو جوتے مروائے اور پھر خلیفہ کو بوری میں بند کر کے اس کا دھوبی پٹڑا کروا کر قتل کر دیا، پھر وہ دار الخلافہ میں داخل ہوا اور سب کچھ لوٹ کر تمام سرکاری اہل کاروں کو قتل کروا دیا اور چالیس دن تک اُنہیں جو کوئی بغداد میں نظر آیا اسے قتل کروا دیا حتی کہ مقتولین کی تعداد لاکھ نفوس تک پہنچ گئی اور لاشوں کے ڈھیر لگ گئے اور ان کی بدبو سے فضا آلودہ ہو گئی اور اس بدبو کے اثرات ملک شام تک جا پہنچے اور بہت سی مخلوق اس وبائی بدبو سے ہلاک ہو گئی۔ جب چالیس دن بعد عام معافی کا اعلان ہوا تو گھروں کے مورچوں میں چھپے لوگ باہر نکلے تو وہ ایک دوسرے کو پہچانتے نہ تھے اور وہ بھی دار الخلافہ بغداد میں پھیلی بدبو اور وبا سے فوراً ہلاک ہو گئے۔ بایں طور ہاشمی عباسی خلیفہ کو قتل کروا کر اس منافق رافضی نے اہل بیتِ نبوت کی حکومت ختم کروا دی۔

بعد ازاں ذہین وفطین ہلاکو خاں نے اس منافق کو منافقت کا صلہ دینے کے بہانے اپنے سامنے بلوایا اور کہا اگر ہم اپنی تمام ملکیت بھی تجھے انعام میں دے دیں تو پھر بھی تجھ سے خیر کی توقع نہیں، جب تو نے اپنے ہم قبلہ مسلمانوں کا ہم سے یہ حشر کروایا ہے تو ہم تیرے مذہب کے مخالف ہو کر تجھ سے کس خیر کی توقع رکھیں، ہماری سمجھ میں تو یہی آیا ہے کہ ہم تجھے اس طرح قتل کروا دیں جس طرح ہم نے

مجلس تحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام ملت اسلامیہ کا علمی اور اصلاحی مجلہ محدث

magazine.mohaddis.com

تیرے ہم قبلہ لوگوں کو قتل کیا ہے۔ پھر اس نے اسے اذیت ناک طریقے سے قتل کروادیا۔

اس طینت کے لوگوں نے، جہاں ان کو موقع ملا، صحیح العقیدہ مسلم حکمرانوں سے غداری کرکے ان کی حکومتوں کو ختم کروایا۔ اس ضمن میں اُنہوں نے غیر مسلم طاقتوں سے وفاداری کرنے میں کبھی عار نہ سمجھی ۔ مسلمانوں کا ماضی اور حال اس پر شاہد ہے۔ حکومتوں کی کلیدی آسامیوں پر فائز ہونا اور حکومتی سرپرستی میں راسخ العقیدہ لوگوں کو راستے سے ہٹانا اور اپنے مخصوص مقاصد کو حاصل کرنے میں مکروہ ہر بے استعمال کرنے میں یہ کبھی پیچھے نہیں رہے ہیں۔

ناظرین کرام! اسلام اور مسلمانوں کے برخلاف کفر اتنا بڑا خطرہ نہیں جتنا بڑا خطرہ نفاق ہے اور حضرت رسول اللہ ﷺ اور خلفاے راشدین کے منافقین اتنا بڑا خطرہ نہیں تھے، جتنا بڑا خطرہ آج ہیں۔ اس دور کے منافقین چھپے چھپے رہتے ہیں، مفادات کو پامال کرتے ہوئے آج کل وہ اس فکر کے لوگ دندناتے پھر رہے ہیں۔ اس دور میں ان کی حکومتیں اور چھاؤنیاں نہ تھیں، آج ان کے زیر تسلط ممالک اور حکومتیں ہیں۔ اس دور میں ان کے پاس ایسے ذرائع ابلاغ نہ تھے جیسے آج ہیں۔ پہلے وہ صحابہ کرام اور اُمہات المؤمنین کی علیٰ الاعلان بدگوئیاں نہیں کرتے تھے، آج کل وہ ریڈیو اور ٹی وی چینل پر ہمز، لمز بلکہ واضح الفاظ میں ان کی توہین و تنقیص کرتے ہیں۔

موجودہ صدی کے منافق سے پہلے کسی منافق کی جرأت نہ تھی کہ علانیہ کہے کہ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ تبلیغ رسالت کا فریضہ مکمل طور پر سرانجام نہ دے سکے لیکن موجودہ صدی کا منافق واضح طور پر اپنی کتاب میں لکھتا ہے:

> ''اور واضح ہے کہ اگر نبی ﷺ اللہ کے حکم کے مطابق امامت کے معاملے کی تبلیغ کردیتے اور اس میدانِ کار میں مساعی خرچ کردیتے تو اسلامی ممالک میں ظاہر نہ ہوتے۔''[1] نعوذ باللہ

آج اُنہوں نے اپنے سیاسی، مذہبی اور ثقافتی مقاصد کے لیے شہرت پرست شیخ الاسلام خرید رکھے ہیں جو اپنے حلقہ ارادت میں اُن کی زبان بولتے ہیں، وہ بظاہر امریکہ کے دشمن اور اندر سے اس کے دوست ہیں۔ سقوطِ کابل اور سقوطِ بغداد ان کی معاونت سے پایۂ تکمیل کو پہنچا، شام کی اقلیتی نُصیری حکومت کو علیٰ الاعلان سپورٹ کررہے اور یمن میں ان کی اقلیت کو حکومت میں حصہ دلوانے کے لیے

---

۱ کشف الاسرار: ص ۱۵۵

۲ النجوم الزاھرہ: ۲/ ۲۵۹

مجلس تحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام ملت اسلامیہ کا علمی اور اصلاحی مجلہ محدث

magazine.mohaddis.com

دھرنے اور مظاہرے کراتے ہیں اور اپنے ملک میں سنّی اقلیت کو تہ تیغ کر رہے ہیں اور پاکستان کے سیاسی دھرنوں میں اپنے تربیت یافتہ غنڈے بھیجتے ہیں تاکہ اس کے ذریعے واحد اسلامی ایٹمی طاقت کو دنیا میں رسوا کر سکیں۔

پس چہ باید کرد

تفسیر ابن کثیر میں ہے کہ

امیر المؤمنین سیدنا علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ ورضی عنہ وارضاہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ چار تلواریں دے کر مبعوث فرمائے گئے۔ ایک تلوار مشرکین کے لیے قرآن مجید میں ہے:

﴿فَإِذَا انسَلَخَ الْأَشْهُرُ الْحُرُمُ فَاقْتُلُوا الْمُشْرِكِينَ﴾[1]

دوسری تلوار اہل کتاب کے لیے۔ فرمانِ الٰہی ہے:

﴿قَاتِلُوا الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَلَا بِالْيَوْمِ الْآخِرِ وَلَا يُحَرِّمُونَ مَا حَرَّمَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ وَلَا يَدِينُونَ دِينَ الْحَقِّ مِنَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ حَتَّىٰ يُعْطُوا الْجِزْيَةَ عَن يَدٍ وَهُمْ صَاغِرُونَ ﴿٢٩﴾﴾[2]

اور تیسری تلوار منافقین کے لیے۔ فرمانِ الٰہی ہے:

﴿قَاتِلُوا الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَلَا بِالْيَوْمِ الْآخِرِ وَلَا يُحَرِّمُونَ مَا حَرَّمَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ وَلَا يَدِينُونَ دِينَ الْحَقِّ مِنَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ حَتَّىٰ يُعْطُوا الْجِزْيَةَ عَن يَدٍ وَهُمْ صَاغِرُونَ ﴿٢٩﴾﴾[3]

چوتھی تلوار باغیوں کے لیے:

﴿يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ جَاهِدِ الْكُفَّارَ وَالْمُنَافِقِينَ وَاغْلُظْ عَلَيْهِمْ﴾[4]

امام ابن جریر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس اثر کا تقاضا یہ ہے کہ جب منافقین اپنے نفاق کا مظاہرہ کریں تو ان کے خلاف جہاد بالسیف کیا جائے۔

---

١ سورۃ التوبہ:۵

٢ سورۃ التوبہ:۲۹

٣ سورۃ التوبہ:۲۹

۴ سورۃ التوبہ:۷۳

مجلس تحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام ملت اسلامیہ کا علمی اور اصلاحی مجلہ محدث

magazine.mohaddis.com

لیکن اس سلسلے میں یہ بات یاد رہے کہ منافقین یا کافرین کے ساتھ جہاد بالسیف سلطانِ اسلام کی ذمہ داری ہے، گروہ واَحزاب کی ذمہ داری نہیں ہے کہ وہ چھوٹے موٹے جتھے بنا کر خود ہی جہاد کرنا شروع کر دیں۔ ان اَحزاب کو سمجھ لینا چاہیے کہ منافقین کے خلاف جہاد کرنا، کفار سے جہاد کرنے سے کم درجہ نہیں رکھتا بلکہ بعض علمانے پانچ وجوہات کی بنا پر قرار دیا ہے کہ منافقین کے خلاف جہاد وقتی نہیں بلکہ دائمی ہے۔

پہلی وجہ: کفار کے بر خلاف جہاد اس وقت فرض ہو جاتا ہے، جب وہ مسلمانوں کے بر خلاف جنگ کے منصوبے بنا رہے ہوں یا وہ مسلمانوں پر جنگ مسلط کر دیں یا وہ اپنی ماتحت مسلمان اقلیت پر برما کے بدھوں کی طرح ظلم وستم کے پہاڑ توڑ رہے ہوں اور جب وہ صلح کر لیں یا جزیہ دینا منظور کر لیں تو ان کے ساتھ جہاد موقوف ہو جاتا ہے، جیسے حضرت رسول اللہ ﷺ نے صلح حدیبیہ کے موقع پر کفار قریش کے ساتھ دس سال صلح کر لی تھی جبکہ منافقین کے خلاف جہاد دائمی ہے کیونکہ یہ اسلام کی چارپائیوں اور بستروں میں گھسے ہوئے پسو کی طرح ہر وقت مسلمانوں کا خون پیتے رہتے ہیں۔ جگہ اور طریقہ بدلتے رہتے ہیں۔

دوسری وجہ: منافقین کی دشمنی پوشیدہ ہوتی ہے، اس لیے مسلمان ان کے خلاف اس طرح کمربستہ نہیں رہ سکتے جس طرح کہ وہ کفار کے خلاف کمربستہ رہتے ہیں کیونکہ کفار کی دشمنی علانیہ ہوتی ہے اور مسلمان ان کے مقابلے میں ہمیشہ تیار رہتے ہیں۔

تیسری وجہ: منافقین مسلمانوں میں شامل ہو کر اُن کی جاسوسی کرتے ہیں اور ان کی سادگی اور غفلت سے فائدہ اُٹھا کر خود ہی اُنہیں قتل کر دیتے ہیں جس طرح قاتلین عثمان نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی صفوں میں گھس کر حواری رسول حضرت زبیر اور محمد بن طلحہ سجاد اور عمار بن یاسر کو قتل کر دیا تھا جبکہ کفار عموماً باہر سے حملہ آور ہوتے ہیں اور ان کا حملہ منافقوں کی اندرونی حمایت کے بغیر کامیاب نہیں ہوتا۔

چوتھی وجہ: منافقین کی عداوت مسلمانوں کا مذاق اُڑانے اور اُنہیں اشاروں، کنایوں اور اُن کی تحقیر سے شروع ہوتی ہے۔ مسلمانوں کے ساتھ خیانت کرنے اور علانیہ کفار کی حمایت اور اُن کے جھنڈے تلے لڑنے پر ختم ہوتی ہے۔

پانچویں وجہ: کفار کے ساتھ جہاد بسا اوقات فرضِ عین ہوتا ہے اور بسا اوقات فرضِ کفایہ، وہ عذر اور اصحابِ عذر سے ساقط بھی ہو جاتا ہے جبکہ منافقین کے ساتھ جہاد کسی وقت اور کسی مرد اور عورت سے

مجلس تحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام ملت اسلامیہ کا علمی اور اصلاحی مجلہ محدث

magazine.mohaddis.com

ساقط نہیں ہوتا کیونکہ صحیح مسلم کی حدیث میں ہے کہ حضرت رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ

"اللہ نے مجھ سے پہلے جتنے بھی انبیا مبعوث فرمائے، ان کے حواری بھی بنائے جو ان کی سنت پر عمل کرتے اور ان کے احکام کی پیروی کرتے تھے پھر ان کے بعد ایسے لوگ ان کی جگہ لے لیتے ہیں جو ایسی باتیں کرتے ہیں جن پر وہ خود عمل نہیں کرتے اور وہ کام کرتے ہیں جن کا اُنہیں کوئی حکم نہیں دیا گیا ہوتا۔ سو جو کوئی اُن سے اپنے ہاتھ سے جہاد کرے، وہ مؤمن ہے اور جو اُن سے اپنی زبان سے جہاد کرے وہ مؤمن ہے اور جو اُن سے دلی نفرت کی صورت میں جہاد کرے وہ مؤمن ہے اور اگر کوئی اتنا بھی نہیں کرے تو اس کے دل میں رائی برابر بھی ایمان نہیں۔"[1]

لہٰذا ہمیں چاہیے کہ ہم ان سے دوستی نہ رکھیں اور نہ اُن پر اعتبار کریں۔ قرآن کریم میں ہے:

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا بِطَانَةً مِّن دُونِكُمْ لَا يَأْلُونَكُمْ خَبَالًا ۖ وَدُّوا مَا عَنِتُّمْ ۚ
قَدْ بَدَتِ الْبَغْضَاءُ مِنْ أَفْوَاهِهِمْ ۚ وَمَا تُخْفِي صُدُورُهُمْ أَكْبَرُ ۚ قَدْ بَيَّنَّا لَكُمُ الْآيَاتِ
إِن كُنتُمْ تَعْقِلُونَ ﴿١١٨﴾ هَا أَنتُمْ أُولَاءِ تُحِبُّونَهُمْ وَلَا يُحِبُّونَكُمْ وَتُؤْمِنُونَ بِالْكِتَابِ كُلِّهِ ۚ وَ
إِذَا لَقُوكُمْ قَالُوا آمَنَّا ۚ وَإِذَا خَلَوْا عَضُّوا عَلَيْكُمُ الْأَنَامِلَ مِنَ الْغَيْظِ ۚ قُلْ مُوتُوا بِغَيْظِكُمْ ۗ
إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ ﴿١١٩﴾﴾[2]

"اے لوگو جو ایمان لائے ہو! اپنی جماعت کے لوگوں کے سوا دوسروں کو اپنا راز دار نہ بناؤ۔ وہ تمہاری خرابی کے کسی موقع سے فائدہ اُٹھانے میں نہیں چوکتے۔ تمہیں جس چیز سے نقصان پہنچے وہی ان کو محبوب ہے۔ ان کے دل کا بغض اُن کے منہ سے نکلا پڑتا ہے اور جو کچھ وہ اپنے سینوں میں چھپائے ہوئے ہیں، وہ اس سے شدید تر ہے۔ ہم نے تمہیں صاف صاف ہدایات دے دی ہیں، اگر تم عقل رکھتے ہو (تو ان سے تعلق رکھنے میں احتیاط برتو گے)۔ تم ان سے محبت رکھتے ہو مگر وہ تم سے محبت نہیں رکھتے حالانکہ تم تمام کتبِ آسمانی کو مانتے ہو۔ جب وہ تم سے ملتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم نے بھی (تمہارے رسول اور تمہاری کتاب کو) مان لیا ہے، مگر جب جدا

---

۱ صحیح مسلم: ۵۰

۲ سورۃ آل عمران: ۱۱۸۔۱۱۹

مجلس تحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام ملت اسلامیہ کا علمی اور اصلاحی مجلہ محدث

magazine.mohaddis.com

ہوتے ہیں تو تمہارے خلاف اُن کے غیظ وغضب کا یہ حال ہوتا ہے کہ اپنی اُنگلیاں چبانے لگتے ہیں۔ کہہ دو کہ اپنے غصّہ میں آپ جل مرو، اللہ دلوں کے چھپے ہوئے راز تک جانتا ہے۔''

مذکور آیت کریمہ کے مضمون سے معلوم ہوا کہ ایک صحیح مسلمان کو تمام مہاجرین و انصار صحابہ کرام اور اہل بیتِ عظام بشمول آلِ عباس بن عبد المطلب، آلِ عقیل، آلِ جعفر، آلِ علی بن ابی طالب صلوات اللہ وسلامہ علیہم سے محبت رکھنی چاہیئے جبکہ ان میں سے اکثر کے ساتھ نفرت کرنا اور چند کے ساتھ محبت کرنے کا دعوی کرنا قرآن مجید کے منزل من اللہ ہونے پر ایمان کے منافی ہے۔

دوم: ایک مخلص مسلمان کا فریضہ ہے کہ وہ وعظ وتذکیر کو ترک نہ کرے، اس امید پر کہ اللہ تعالیٰ بے راہ روں کو ہدایت عطا فرمادے۔ قرآن مجید میں ہے:

﴿ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ يَعْلَمُ اللَّهُ مَا فِي قُلُوبِهِمْ فَأَعْرِضْ عَنْهُمْ وَعِظْهُمْ وَقُلْ لَهُمْ فِي أَنْفُسِهِمْ قَوْلًا بَلِيغًا ۝٦٣ ﴾[1]

''یہ وہ لوگ ہیں جن کے دلوں کی باتوں کو اللہ جانتا ہے، لہٰذا ان سے صرفِ نظر کیجئے اور اُنہیں نصیحت کیجئے اور اُن کے دلوں میں اُتر جانے والی بات کہیے۔''

سوم: نہ تو ہم ان کی طرف سے دفاع کریں اور نہ ان کی طرف سے جھگڑا کریں کیونکہ اللہ کا فرمان ہے:

﴿ إِنَّا أَنْزَلْنَا إِلَيْكَ الْكِتَابَ بِالْحَقِّ لِتَحْكُمَ بَيْنَ النَّاسِ بِمَا أَرَاكَ اللَّهُ ۚ وَلَا تَكُنْ لِلْخَائِنِينَ خَصِيمًا ۝١٠٥ وَاسْتَغْفِرِ اللَّهَ ۖ إِنَّ اللَّهَ كَانَ غَفُورًا رَحِيمًا ۝١٠٦ وَلَا تُجَادِلْ عَنِ الَّذِينَ يَخْتَانُونَ أَنْفُسَهُمْ ۚ إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ مَنْ كَانَ خَوَّانًا أَثِيمًا ۝١٠٧ ﴾[2]

''اے نبیﷺ! ہم نے یہ کتاب حق کے ساتھ تمہاری طرف نازل کی ہے تاکہ جو راہِ راست اللہ نے تمہیں دکھائی ہے، اس کے مطابق لوگوں کے درمیان فیصلہ کرو تم بددیانت لوگوں کی طرف سے جھگڑنے والے نہ بنو۔ اور اللہ سے درگزر کی درخواست کرو، وہ بڑا درگزر فرمانے والا اور رحیم ہے۔ جو لوگ اپنے نفس سے خیانت کرتے ہیں تم اُن کی حمایت نہ کرو اللہ کو ایسا شخص پسند نہیں ہے جو خیانت کار اور معصیت پیشہ ہو۔''

---

1 سورۃ النساء:٦٣

2 سورۃ النساء:١٠٥ تا ١٠٧

مجلس تحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام ملت اسلامیہ کا علمی اور اصلاحی مجلہ محدث

magazine.mohaddis.com

چہارم: اگر وہ مسلمانوں کے اندر رہ کر کفار کی دامے، درمے، سخنے مدد کریں تو ان پر سختی کریں اور ان کے خلاف جہاد الحجۃ والبرہان کریں اگر وہ پھر بھی باز نہ آئیں تو ان سے جہاد بالسیف والسنان کریں۔

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے :

﴿ يَاَيُّهَا النَّبِيُّ جَاهِدِ الْكُفَّارَ وَالْمُنٰفِقِيْنَ وَاغْلُظْ عَلَيْهِمْ ؕ وَمَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ؕ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ۝ ﴾[1]

”اے نبی ﷺ! کفار اور منافقین کے خلاف جہاد کیجئے اور ان پر سختی کیجئے۔ ان کا ٹھکانہ جہنم ہے اور وہ (بری سوچ لے کر دنیا سے جانے والوں کی) بری جگہ ہے۔“

پنجم: انہیں 'سید' نہ سمجھا جائے بلکہ اُن کی تحقیر کی جائے۔ حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

«لا تقولوا للمنافق سيد، فإنه إن يك سيد فقد أسخطتم ربكم عزوجل»[3]

کہ منافق کو سید نہ کہو کیونکہ اگر وہ (تمہارا) سید ہوا تو تم نے اپنے ربّ عزوجل کو ناراض کیا۔“

لہٰذا ایسے منافقوں کو ووٹ دینا اور انکی تائید کرنا حرام اور رب کی ناراضگی مول لینے والا عمل ہے۔

ششم: ان کی نماز جنازہ میں شمولیت نہ کی جائے اور نہ ان کی قبر پر جایا جائے۔ قرآن کریم میں اللہ عزوجل کا حکم ہے: ﴿ وَلَا تُصَلِّ عَلٰٓى اَحَدٍ مِّنْهُمْ مَّاتَ اَبَدًا وَّلَا تَقُمْ عَلٰى قَبْرِهٖ ؕ ﴾[4]

”اے پیغمبر! اگر ان میں سے کوئی مر جائے تو کبھی اس کی نماز جنازہ نہ پڑھنا اور نہ اس کی قبر پر کھڑا ہونا ہے۔“

ہفتم: اہل ایمان کو ان کی حکومتوں اور تنظیموں سے ڈرنے کی ضرورت نہیں بلکہ ان کے عزائم سے ہوشیار رہنے کی ضرورت ہے، ہمیں اللہ تعالیٰ پر یقین ہے کہ وہ ان کی خواہشات کو ہمیشہ کی طرح ناکام کرے گا۔ ان شاء اللہ ﴿ وَحِيْلَ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ مَا يَشْتَهُوْنَ كَمَا فُعِلَ بِاَشْيَاعِهِمْ مِّنْ قَبْلُ ؕ ﴾

ولله الأمر من قبل ومن بعد، وربنا الرحمن المستعان على ما تصفون

---

۱ سورۃ التحریم:۹

۳ سنن ابی داؤد:۴۹۷۷

۴ سورۃ التوبہ:۸۴

مجلس تحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام ملت اسلامیہ کا علمی اور اصلاحی مجلہ محدث